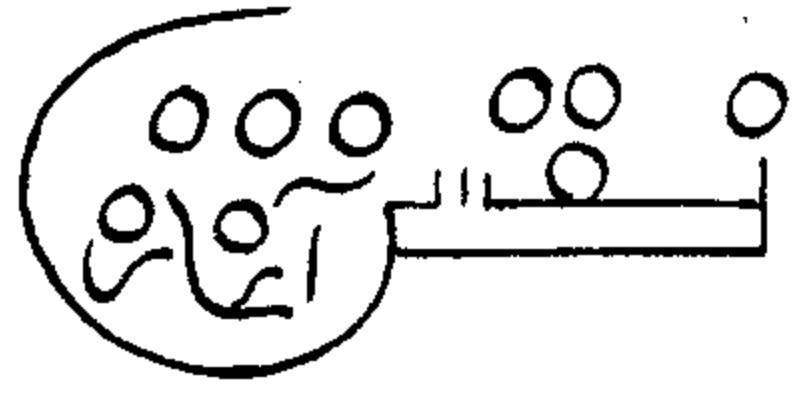


بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ



ماہنامہ الحق نے محض فضل ایزدی اور اسی کریم و قدیر ذات کے اعتماد و بھروسہ پر ۱۴۰۶ھ کے آغاز کے ساتھ زندگی کی دو دہائیاں پوری کر کے تیسری دہائی یعنی حیات مستعار کی اکیسویں منزل میں قدم رکھا۔ سفر کا یہ طویل عرصہ اور بیس سالہ زندگی کی یہ روئیداد ان مختصر صفحات میں نہ لکھی جاسکتی ہے اور نہ لکھنا زیب دیتا ہے۔ مادی ذرائع کے فقدان، وسائل کی قلت اور بے بضاعتی کے باوجود جو کچھ بھی ہوا محض فیاض ازل کے فضل و کرم اور اسی کے الطاف و عنایات ہی سے ہوا اور الحمد للہ کہ اس عرصہ میں ماہنامہ الحق حالات سے مصالحت، مہماندہت کسی کی دلازاری و دشمنی کسی کی ناراضگی و عتاب، جان بوجھ کر کسی طمع و خوف، یا ذاتی رجحانات، جھٹ بندی اور گردہ پی تعصب سے بالاتر رہ کر محض رضائے الہی کی خاطر، حق کی سربلندی اور علوم نبوت کی روشنی میں راہ صواب کی نشاندہی کرتا رہا۔

نہ غرض کسی سے نہ واسطہ، مجھے کام اپنے ہی کام سے
تیرے ذکر سے، تیری فکر سے، تیری یاد سے تیرے نام سے
اس موقع پر ہم اپنے ان اکابر، مشائخ، علماء اور مخلص قارئین و معاونین کے بھی صمیم قلب سے شکر گزار ہیں جن کی سرپرستی معاونت پر خلوص تمناؤں اور دعاؤں سے اتنا بڑا کام ہوتا رہا۔ اور ہو رہا ہے جس کا تصور خواب خیال میں بھی نہیں ہو سکتا۔ ذلک فضل اللہ یومئذین لیتاء واللہ ذو الفضل العظیم۔

مدیر الحق اپنی بے پناہ مصروفیات کی وجہ سے افسوس کہ خود نقش آغاز تو نہ لکھ سکے مگر پارلیمنٹ کی کارکردگی کے بارہ میں روروی اور عجلت میں جو کچھ بتلایا وہ حسب ذیل ہے :
اکتوبر کے آخری ہفتہ میں ملک کے سب سے بڑے منتخب ادارے سینٹ نے ہمارے پیش کردہ شریعت بل سے متعلق سٹینڈنگ کمیٹی کو مزید مہلت دینے کی تجویز ۱۵ کے مقابلہ میں ۱۷ سے مسترد کر کے محرکین بل کی جانب سے منتخب کردہ کمیٹی کے حوالے کر دیا۔
شریعت بل کو بطور ایجنڈا شامل کرنے کے بعد یہ دوسری عظیم الشان کامیابی تھی جس سے اللہ کریم نے

رکین بل کو نواز جبکہ حکومتی کمیٹی نے تین ماہ کی مزید مہلت مانگنے اور شریعت بل کو معرض التوا میں ڈالنے کی سرٹور
دشمنیں کہیں جس طرح کہ قومی اسمبلی میں شریعت بل کے مسئلہ پر حامی ارکان اسمبلی، طویل مباحث اور لفظی ہیر پھیر
باپڑنے اور مخالفین بل کی مخفی تدابیر اور چال سے بے خبر رہ جانے کی وجہ سے نیا اجلاس بلائے جانے کی
بائے جاری اجلاس کو ملتوی قرار دیکر شریعت بل کو ٹال دیا گیا۔

سینٹ میں شریعت بل کو فوری زیر بحث لانے کے حق میں کامیابی اور حکومت کی ناکامی کو جمہوری
در پارلیمانی نقطہ نظر سے ارباب حکومت کے لئے ایک بہت بڑی شکست تھی۔ اور دوسری سبب بڑی
امیابی یہ ہے کہ حکومت نے ہمارے ساتھ معاہدہ کر لیا ہے کہ سینٹ کے حالیہ اجلاس میں نویں ترمیمی
کی دفعہ نمبر ۲ میں قرآن و سنت کو تمام قوانین کا منبع و سرچشمہ اور اصل قرار دے کر اسلامی قوانین کی بالادستی
مکمل آئینی تحفظ دے دیا جائے گا۔

نیز دفعہ ۲۰۳ جو حقیقت میں نظام اسلام کیلئے دفعہ ۲۰۲ (موجب قتل سزا) ہے جس کے پیش نظر
سائل لاء (عائلی قوانین) اور مالیات گویا اسلام کے معاشرتی سماجی اور معاشی نظام پر پابندی لگا دی
ہی ہے۔ کو حذف کر دیا جائے گا۔ یہی وہ اصل مقصد اور نفاذ اسلام کا واحد آئینی راستہ ہے جس کے
پیش نظر ہمارے اکابر علماء الیکشن لڑتے، پارلیمنٹ میں جاتے اور آئینی جنگ لڑتے رہے۔ کیا عجب
ہے ان کی قربانیاں رنگ لائی ہوں کہ منزل قریب آگئی ہے۔

کیونکہ اس دفعہ کے حذف ہو جانے سے مکمل نظام اسلام کے نفاذ کا عمل ممکن اور سہل ہو جائے
گا، ان دفعات میں ترمیم سے قرآن و سنت کے خلاف سارے قوانین ناجائز قرار دئے جاسکیں گے۔
اس کے ساتھ ہی صدر مملکت، وزیر اعظم، صوبائی اور قومی اسمبلیوں، پارلیمنٹ، وفاقی اور صوبائی
لوئسٹوں، تمام بااختیار اداروں کیلئے یہ ناممکن بنا دیا جائے گا کہ وہ قرآن و سنت کی آئینی بالادستی کے
وجود ایسا کوئی قانون وضع کر سکیں جو نظام اسلام سے متصادم ہو۔

اس ہفتے اللہ تعالیٰ نے اس کامیابی سے بھی سرفراز فرمایا کہ شریعت بل کو سلیکٹ کمیٹی نے بھی
رکین قرار داد کی مرضی کے مطابق قدرے قانونی درستگی کے ساتھ متفقہ طور پر منظور کر لیا ہے جسے
نذرہ دن کے اندر ایوان بالا (سینٹ) میں پیش کر دیا جائے گا۔

اگر حکومت جمہوری اداروں کے قیام سے قبل بغیر کسی ہچکچاہٹ، بزدلی اور خوفِ لومۃ لائم کے
ت سے کام لے کر ایک آرڈیننس کے ذریعہ مکمل نظام شریعت کے نفاذ کا حکم جاری کر دیتی تو ملک ان
غرات سے نکل جاتا جن میں وہ آج گھرتا چلا جا رہا ہے۔ مگر افسوس کہ ایسا نہ ہوا۔ اور بدقسمتی سے ایک زرین

موقعہ کھودیا گیا۔ آٹھ سال تک اسلامی نظام کے نعروں اور ہنگاموں نے اپنے اقتدار کا بازار گرم رکھ کر اب اسے عملاً جمہوری اداروں کے پیچیدہ، طویل، دشوار گزار اور مشکل راستوں کے ایسے چوراہے پر کھڑا کر دیا گیا۔ جہاں سے محفوظ اور سالم بچ نکلنا ایک معجزہ سے کم نہیں۔

بہر حال ان چھ سات ماہ کے قلیل ترین عرصہ میں اللہ کریم نے اپنے خاص الطاف و عنایات سے نظام اسلام کے آئینی تحفظ و نفاذ کے مشکل ترین مراحل میں خاصی کامیابیوں سے نوازا — صرف یہ نہیں بلکہ ایوان میں ہر مرحلہ پر اسلامی اقدار اور مسلمانوں کی تہذیب و تمدن اور عزت و عصمت کے تحفظ کے مراحل پیش آتے ہیں

حال ہی میں کراچی کے معززہ رکن نے سینٹ میں ہر صوبہ سے تین تین عورتوں کے علاوہ اقلیتوں سے بھی عورتوں کو نمائندگی دینے کا بل پیش کیا یہاں حالات کا نتیجہ ہے جو فتنہ تحریک آزادی نسواں اور مساوات مرد و زن کے مغربی افکار کی شکل میں چھائے ہوئے ہیں۔ اسلام نے عورتوں کے حقوق کے تعین کا مسئلہ مبہم نہیں چھوڑا، بلکہ اسلام ہی وہ دینِ فطرت اور قانونِ رحمت ہے جس نے عورت کو تحت الشریعہ سے اٹھا کر اوج شریعت تک پہنچایا۔

سینٹ میں پیش کردہ یہ بل بھی عورتوں کو حقوق کے نام سے فرائض کے غیر فطری بوجھ میں اور دلدلوں میں پھنس جانے کی ایک صورت تھی۔ بحمد اللہ جس کے خلاف ہماری آواز مؤثر رہی اور بحمد اللہ، ا کے مقابلہ میں ۱۶ ووٹوں سے اسے مسترد کر دیا گیا۔

اب آخری مرحلہ میں چند ہی دنوں بعد شریعت بل سینٹ میں پیش ہونیوالا ہے۔ اس موقع پر ہم پوری قوم، علماء اور دینی حلقوں کو اپنی ساری محنت و توجہات، صلاحیتیں، حکومت اور ارکان پارلیمنٹ کے شریعت بل کے منہانے پر مرکوز ہو جانی چاہئیں کہ وہ اس اہم فرض کی ادائیگی میں ہر قسم کے مفادات لالچ اور خوف سے بالاتر ہو کر اپنی ذمہ داریاں پوری کریں۔ اس موقع پر تمام مسلمان اللہ کے حضور پارلیمنٹ میں علماء کی کامیابی کی دعا کریں۔ کیا عجب کہ کمیشن فنسۃ قلیلة غلبت فنسۃ کثیرۃ باذن اللہ کی صورت میں خدا کے فیصلے غالب ہو جائیں اور حق کو جلاستی حاصل ہو۔ ۛ